خطبہ جمعۃ المبارک

☆ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال

☆ ضعیف اور موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا

☆ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ اگر آپ مسجد کی انتظامیہ یا مسجد کے نمازی ہیں تو اپنے خطیب صاحب کو اس کا پرنٹ نکال دیں یا موبائل واٹس اَپ پر فارورڈ کر دیں۔

جزاکم اللہ خیراً: محمد زبیر عقیل (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0300-8450426

خطبہ نمبر 16:

آخری عشرے کے اعمال

﴿إِنَّ الحَمْدَ لِلّٰهِ نَحمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَن يَهْدِهِ اللّٰهُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن يُضْلِلْ فلا هَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إلَهَ إلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَارِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا، يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلا سَدِيدًا، يُصْلِحْ

لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللّٰهِ وخيرَ الهديِ هديُ محمدٍ ﷺ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ.﴾

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 187 کا کچھ حصہ

اَعُوذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم. ﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ. تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا. كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ.187﴾

"اوران سے (اپنی بیویوں سے) مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں سو ان کے قریب نہ جاؤ، اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں۔"

☆ معتکف کے لیے خیمہ لگانے کا بیان:

صحیح البخاری حدیث نمبر 2033 میں ہے:

﴿الراوي: عائشة أم المؤمنين. كانَ النَّبيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ في العَشْرِ الأوَاخِرِ مِن رَمَضَانَ، فَكُنْتُ أضْرِبُ له خِبَاءً فيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ، فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أنْ تَضْرِبَ خِبَاءً، فأذِنَتْ لَهَا، فَضَرَبَتْ خِبَاءً، فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ، فَلَمَّا أصْبَحَ النَّبيُّ ﷺ رَأَى الأخْبِيَةَ، فَقالَ: ما هذا؟ فَأُخْبِرَ، فَقالَ النَّبيُّ ﷺ: آلْبِرَّ تُرَوْنَ بهِنَّ؟ فَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ ذلكَ الشَّهْرَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِن شَوَّالٍ.﴾

”نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی۔ اور آپ صبح کی نماز پڑھ کے اس میں چلے جاتے تھے۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ کھڑا کرنے کی (اپنے اعتکاف کے لیے) اجازت چاہی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ کھڑا کر لیا جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لیے) ایک خیمہ کھڑا کر لیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کئی خیمے دیکھے تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ آپ کو ان کی حقیقت کی خبر دی گئی۔ آپ نے فرمایا، کیا تم سمجھتے ہو یہ خیمے ثواب کی نیت سے کھڑے کئے گئے ہیں۔ پس آپ نے اس مہینہ (رمضان) کا اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے عشرہ کا اعتکاف کیا۔“

☆ **نبی کریم ﷺ وفات تک ہر سال اعتکاف کرتے رہے۔**

صحیح البخاری حدیث نمبر 2026 میں ہے:

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.﴾

”نبی کریم ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے۔ اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اعتکاف کرتی رہیں۔“

☆ **اعتکاف رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہے۔**

صحیح البخاری حدیث نمبر 2025 میں ہے:

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.﴾

”رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔“

☆ معتکف اپنے اہل خانہ سے گھر کی ضروری بات چیت کرسکتا ہے۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 3281 میں ہے:

﴿الراوي: صفية أم المؤمنين: كانَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فأتَيْتُهُ أزُورُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ، فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي، وكانَ مَسْكَنُهَا في دَارِ أُسَامَةَ بنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الأنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَيَا النبيَّ ﷺ أسْرَعَا، فَقالَ النبيُّ ﷺ: علَى رِسْلِكُما إنَّهَا صَفِيَّةُ بنْتُ حُيَيٍّ فَقالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يا رَسولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: إنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الإنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وإنِّي خَشِيتُ أنْ يَقْذِفَ في قُلُوبِكُما سُوءًا.﴾

''رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے تو میں رات کے وقت آپ سے ملاقات کے لیے (مسجد میں) آئی، میں آپ سے باتیں کرتی رہی، پھر جب واپس ہونے کے لیے کھڑی ہوئی تو آپ بھی مجھے چھوڑ آنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا مکان اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مکان ہی میں تھا۔ اسی وقت دو انصاری صحابہ رضی اللہ عنہ (اسید بن حضیر، عبادہ بن بشیر) گزرے۔ جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو تیز چلنے لگے۔ آپ نے ان سے فرمایا، ذرا ٹھہر جاؤ یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ ان دونوں صحابہ نے عرض کیا، سبحان اللہ، یا رسول اللہ ﷺ! (کیا ہم بھی آپ کے بارے میں کوئی شبہ کرسکتے ہیں؟) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے۔ اس لیے مجھے ڈر لگا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی وسوسہ نہ ڈال دے۔''

☆ اعتکاف میں پابندیاں:

ابوداود 2473 صححہ الألبانی

﴿الراوي: عائشة أم المؤمنين: عن عائشةَ قالت السُّنَّةُ على

المعتكفِ أن لا يعودَ مريضًا ولا يشهدَ جنازةً ولا يمسَّ
امرأةً ولا يباشرَها ولا يخرجَ لحاجةٍ إلَّا لما لا بدَّ منهُ ولا
اعتِكافَ إلَّا بصومٍ ولا اعتِكافَ إلَّا في مسجدٍ جامعٍ.﴾

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: معتکف کے لیے سنت یہ ہے کہ مریض کی عیادت کو نہ جائے' جنازے میں شریک نہ ہو' عورت سے مس نہ کرے اور نہ اس سے مباشرت (صحبت) کرے اور کسی انتہائی ضروری کام کے بغیر مسجد سے نہ نکلے۔ اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں اور مسجد جامع کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں۔''

☆ لیلۃ القدر کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے، یہ 83 سال 4 ماہ بنتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.①

''بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے۔''

وَمَآ اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ.②

''اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔''

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ.③

''شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔''

تَنَزَّلُ الْمَلَآئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ.④

''اس میں فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام پر۔''

سَلَامٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ ⑤

''وہ صبح روشن ہونے تک سلامتی کی رات ہے۔''

☆ لیلۃ القدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 2017 میں ہے:

﴿أنَّ رَسولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ القَدْرِ في الوِتْرِ مِنَ

العَشْرِ الأوَاخِرِ مِن رَمَضَانَ.﴾

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ڈھونڈو۔''

☆ وضاحت: شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں بدل بدل کر آتی ہے کسی سال اکیسویں شب کبھی ستائیسویں اور کبھی کوئی اور۔

☆ لیلۃ القدر کے اکیسویں رات میں ہونے کی حدیث۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 2027 میں ہے:

﴿الراوي: أبو سعيد الخدري. أنَّ رَسولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يَعْتَكِفُ في العَشْرِ الأوْسَطِ مِن رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا، حتَّى إذَا كانَ لَيْلَةَ إحْدَى وعِشْرِينَ، وهي اللَّيْلَةُ الَّتي يَخْرُجُ مِن صَبِيحَتِهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ، قَالَ: مَن كانَ اعْتَكَفَ مَعِي، فَلْيَعْتَكِفِ العَشْرَ الأوَاخِرَ، وقدْ أُرِيتُ هذِه اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وقدْ رَأَيْتُنِي أسْجُدُ في مَاءٍ وطِينٍ مِن صَبِيحَتِهَا، فَالْتَمِسُوهَا في العَشْرِ الأوَاخِرِ، والتَمِسُوهَا في كُلِّ وِتْرٍ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلكَ اللَّيْلَةَ وكانَ المَسْجِدُ علَى عَرِيشٍ، فَوَكَفَ المَسْجِدُ، فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسولَ اللَّهِ ﷺ علَى جَبْهَتِهِ أثَرُ المَاءِ والطِّينِ، مِن صُبْحِ إحْدَى وعِشْرِينَ.﴾

''نبی کریم ﷺ رمضان کے دوسرے عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال آپ ﷺ نے انہی دنوں میں اعتکاف کیا، اور جب اکیسویں تاریخ کی رات آئی۔ یہ وہ رات ہے جس کی صبح کو آپ ﷺ اعتکاف سے باہر آ جاتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اب آخری عشرے میں بھی اعتکاف کرے۔ مجھے یہ رات (خواب میں) دکھائی گئی، لیکن پھر بھلا دی گئی۔

میں نے یہ بھی دیکھا کہ اسی کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، اس لیے تم لوگ اسے آخری عشرہ کی ہر طاق رات میں تلاش کرو، چنانچہ اسی رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت چوں کہ کھجور کی شاخ سے بنی تھی اس لیے ٹپکنے لگی اور خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اکیسویں کی صبح کو رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک پر کیچڑ لگی ہوئی تھی۔''

☆ لیلۃ القدر کے تیئسویں رات میں ہونے کی حدیث۔

حدیث نمبر 1

مسلم حدیث نمبر 1168 میں ہے:

﴿عن عبداللّٰهِ بن أُنيسٍ رضِيَ اللّٰهُ عنهُ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: أُريتُ ليلةَ القَدْرِ، ثمَّ أُنسيتُها، وأَراني صُبحَها أسجُدُ في ماءٍ وطِينٍ. قال: فمُطِرْنا ليلةَ ثلاثٍ وعِشرين، فصلَّى بنا رسولُ اللّٰه ﷺ فانصرَف، وإنَّ أثَرَ الماء والطِّين على جَبهته وأنفِه. قال: وكان عبداللّٰه بن أُنيسٍ يقول: ثلاث وعِشرين.﴾

''حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر مجھے بھلا دی گئی، اس کی صبح میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔'' کہا: تیئسویں رات ہم پر بارش ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ نے (رخ) پھیرا تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔ کہا: اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: (لیلۃ القدر) تیئسویں ہے۔ لیلۃ القدر تیئسویں رات

حدیث نمبر 2

سنن ابوداود حدیث نمبر 1380 صححہ الألبانی میں ہے:

﴿الراوي: عبداللّٰه بن أنيس: قُلتُ: يا رسولَ اللّٰهِ ﷺ، إنَّ

لي باديةً أكونُ فيها، وأَنا أصلِّي فيها بحمدِ اللّٰهِ، فمُرني بليلةٍ أنزلُها إلى هذا المسجِدِ، فقالَ: انزل ليلةَ ثلاثٍ وعشرينَ، فقلتُ لابنِهِ: كيفَ كانَ أبوكَ يَصنعُ؟ قالَ: كانَ يدخلُ المسجِدَ إذا صلَّى العصرَ، فلا يخرُجُ منهُ لحاجةٍ حتَّى يصلِّيَ الصُّبحَ، فإذا صلَّى الصُّبحَ وجدَ دابَّتَهُ علَى بابِ المسجدِ، فجلَسَ عليها فلحِقَ بباديتِهِ.﴾

''حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں دیہات میں رہتا ہوں اور بحمداللہ وہیں نماز پڑھتا ہوں۔تو آپ مجھے کسی رات (لیلۃ القدر) کے متعلق ارشاد فرمادیں کہ اس رات میں یہاں اس مسجد میں آجاؤں۔آپ نے فرمایا:''تیئسویں کی رات کو آجانا۔::(محمد بن ابراہیم نے کہا:) میں نے ان کے بیٹے (ضمرہ بن عبداللہ) سے کہا: تو تمہارے والد کیسے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: وہ عصر پڑھ کر مسجد میں داخل ہوجایا کرتے تھے اور کسی حاجت کے لیے باہر نہ نکلتے تھے، حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھتے۔پس نماز صبح کے بعد اپنی سواری مسجد کے دروازے پر پاتے تھے، اس پر بیٹھتے اور اپنی منزل پر (دیہات میں) چلے آتے۔''

☆ **لیلۃ القدر کے ستائیسویں رات میں ہونے کی حدیث۔**

(يَروي التَّابعيُّ زِرُّ بنُ حُبَيشٍ)

صحیح مسلم حدیث نمبر 762/2777 میں ہے:

﴿سَأَلْتُ أُبَيَّ بنَ كَعْبٍ رضي الله عنه، فَقُلتُ: إنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يقولُ: مَن يَقُمِ الحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ القَدرِ؟ فَقالَ: رَحِمَهُ اللّٰهُ، أَرَادَ أَنْ لا يَتَّكِلَ النَّاسُ، أَمَا إنَّه قدْ عَلِمَ أنَّهَا في رَمَضَانَ، وَأنَّهَا في العَشْرِ الأوَاخِرِ، وَأنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ

حَلَفَ-لا يَسْتَثْنِي- أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذلكَ يا أَبَا المُنْذِرِ؟ قالَ: بالعَلَامَةِ -أَوْ بالآيَةِ- الَّتي أَخْبَرَنَا رَسولُ اللّٰهِ ﷺ، أنَّهَا تَطْلُعُ يَومَئِذٍ لا شُعَاعَ لَهَا.﴾

''حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، میں نے کہا: آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو سال بھر (رات کو) قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ ان پر رحم فرمائے، انھوں نے چاہا کہ لوگ (کم راتوں کی عبادت پر) قناعت نہ کرلیں ورنہ وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ رمضان ہی میں ہے اور آخری عشرے میں ہے اور یہ بھی کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔ پھر انھوں نے استثنا کیے (ان شاء اللہ کہے) بغیر قسم کھا کر کہا: وہ ستائیسویں رات ہی ہے۔ اس پر میں نے کہا: ابومنذر! یہ بات آپ کس بنا پر کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: اس علامت یا نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی ہے کہ اس دن سورج نکلتا ہے، اس کی شعائیں (نمایاں) نہیں ہوتیں۔''

صحیح مسلم حدیث نمبر 762/2778 میں ہے:

﴿ما ورَد في أنَّها ليلةُ السَّابع والعِشرين:قال أُبيٌّ بنُ كَعبٍ رضي الله عنه في لَيلةِ القَدْرِ: واللّٰهِ، إنِّي لأَعلمُها، وأكثرُ عِلمي هي اللَّيلةُ التي أَمَرَنا رسولُ اللّٰهِ ﷺ بقِيامِها، هي ليلةُ سَبعٍ وعِشرينَ.﴾

''حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے لیلۃ القدر کے بارے میں کہا: اللہ کی قسم! میں اس کو جانتا ہوں، شعبہ نے (روایت کے الفاظ بیان کرتے ہوئے) کہا: میرا غالب گمان ہے کہ یہ وہی رات ہے جس (پوری رات) کے قیام کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا (اور) وہ ستائیسویں رات ہے۔''

☆ لیلۃ القدر کی خصوصی دعا۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 3850 صحیح میں ہے:

﴿الراوي: عائشة أم المؤمنين: يا رسولَ اللّٰهِ ﷺ أرأيتَ إن وافقتُ ليلةَ القدرِ ما أدعو؟ قالَ تقولينَ اللهمَّ إنَّكَ عفوٌّ تحبُّ العفوَ فاعفُ عنِّي.﴾

''اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں لیلۃ القدر پا لوں تو کیا دعا مانگوں؟ آپ نے فرمایا: ''یوں کہنا: (اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عنِّي) ''اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے، تو معاف کرنا پسند کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف فرما دے۔''

☆ آخری عشرے میں بہت زیادہ عبادات کا اہتمام کیا جائے۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 2024 میں ہے:

﴿الراوي: عائشة أم المؤمنين. كانَ النبيُّ ﷺ إذَا دَخَلَ العَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وأَحْيَا لَيْلَهُ، وأَيْقَظَ أهْلَهُ.﴾

''جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی کمر پوری طرح کس لیتے) اور ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔''

☆ وضاحت: اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری عشرے کی تمام راتوں میں انتہائی زیادہ عبادات کرتے خواہ وہ طاق راتیں ہوں یا جفت۔ جبکہ ہم صرف طاق راتوں میں کچھ عبادت کا اہتمام کرتے ہیں اور خاص طور پر ستائیسویں شب کا۔ اس حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ خود بھی جاگیں اور اہل خانہ اور بچوں کو بھی ترغیب اور شوق دلائیں۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 1175 میں ہے:

﴿الراوي: عائشة أم المؤمنين. كانَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ

يَجْتَهِدُ في العَشْرِ الأَوَاخِرِ، ما لا يَجْتَهِدُ في غيرِهِ.﴾

''اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ آخری عشرے میں جتنی زیادہ عبادات کیا کرتے تھے باقی ایام میں اتنی عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔''

سنن نسائی حدیث نمبر 2108 صححہ الألبانی میں ہے:

﴿أتاكُم رَمضانُ شَهرٌ مبارَك، فرَضَ اللَّهُ عزَّ وجَلَّ عليكُم صيامَه، تُفَتَّحُ فيهِ أبوابُ السَّماءِ، وتغَلَّقُ فيهِ أبوابُ الجحيمِ، وتُغَلُّ فيهِ مَرَدَةُ الشَّياطينِ، للَّهِ فيهِ ليلةٌ خيرٌ من ألفِ شَهرٍ مَن حُرِمَ خيرَها فقد حُرِمَ.﴾

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس ایک بابرکت مہینہ رمضان آچکا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینے کے روزے فرض قرار دیے ہیں۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو طوق پہنا دیے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ جو اس رات کی نیکی (عبادت) سے محروم رہا، وہ حقیقتاً محروم شخص ہے۔''

☆ صدقہ فطر کا بیان، صدقہ فطر کی مقدار اور کن پر فرض ہے؟

حدیث نمبر 1:

صحیح البخاری حدیث نمبر 1504 میں ہے:

﴿الراوي: عبداللّٰه بن عمر رضى اللّٰه عنهما أَنَّ رَسولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِن تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِن شَعِيرٍ علَى كُلِّ حُرٍّ، أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ المُسْلِمِينَ.﴾

''رسول اللہ ﷺ نے فطر کی زکوٰۃ آزاد یا غلام، مرد یا عورت تمام مسلمانوں پر ایک صاع کھجور یا جو فرض کی تھی۔''

حدیث نمبر 2:

صحیح البخاری حدیث نمبر 1508 میں ہے:

﴿الراوي: أبو سعيد الخدري. كُنَّا نُعْطِيهَا في زَمَانِ النبيِّ ﷺ صَاعًا مِن طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِن تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِن شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِن زَبِيبٍ.﴾

''نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں صدقہ فطر ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو یا ایک صاع ''زبیب'' (خشک انگور یا خشک انجیر) نکالتے تھے۔''

☆ **صدقہ فطر کا مقصد اور ادا کرنے کا وقت۔**

سنن ابی ابوداؤد حدیث نمبر 1609 میں ہے:

﴿الراوي: عبداللّٰه بن عباس. فرضَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ زَكاةَ الفطرِ طُهرةً للصَّائمِ منَ اللَّغوِ والرَّفثِ وطعمةً للمساكينِ. من أدَّاها قبلَ الصَّلاةِ فَهيَ زَكاةٌ مقبولةٌ ومن أدَّاها بعدَ الصَّلاةِ فَهيَ صدقةٌ منَ الصَّدقاتِ.﴾

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا تاکہ روزے کے لیے لغو اور بیہودہ اقوال وافعال سے پاکیزگی ہو جائے اور مسکینوں کو طعام حاصل ہو۔ چنانچہ جس نے اسے نماز (عید) سے پہلے پہلے ادا کر دیا تو یہ ایسی زکوۃ ہے جو قبول کر لی گئی اور جس نے اسے نماز کے بعد ادا کیا تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔''

☆ **وضاحت: صدقہ فطر کا مقصد روزوں میں رہ جانے والی کمی کوتاہی کا ازالہ اور غرباء اور مساکین کے کھانے پینے کا سامان ہے۔**

☆ **صدقہ فطر کی حفاظت اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تین دن تک شیطان کو پکڑنے کا مکمل بیان۔**

صحیح البخاری حدیث نمبر 2311 میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

☆ پہلی رات کا قصہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ (رات میں) ایک شخص اچانک میرے پاس آیا اور غلہ میں سے لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ قسم اللہ کی! میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلوں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں۔ میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (اس کے اظہار معذرت پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا، اے ابوہریرہ! گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کہا کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا، اس لیے مجھے اس پر رحم آ گیا۔ اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے۔ ابھی وہ پھر آئے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے کی وجہ سے مجھ کو یقین تھا کہ وہ پھر ضرور آئے گا۔

☆ دوسری رات کا قصہ:

اس لیے میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ اور جب وہ دوسری رات آ کے پھر غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پھر پکڑا اور کہا کہ تجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کروں گا، لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے، میں محتاج ہوں۔ بال بچوں کا بوجھ میرے سر پر ہے۔ اب میں کبھی نہ آؤں گا۔ مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابوہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا، یا رسول اللہ! اس نے پھر اسی سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا۔ جس پر مجھے رحم آ گیا۔ اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے اور وہ پھر آئے گا۔

☆ تیسری رات کا قصہ:

تیسری مرتبہ پھر میں اس کے انتظار میں تھا کہ اس نے پھر تیسری رات آ کر غلہ اٹھانا شروع کیا، تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچانا اب ضروری ہو گیا

ہے۔ یہ تیسرا موقع ہے۔ ہر مرتبہ تم یقین دلاتے رہے کہ پھر نہیں آؤ گے۔ لیکن تم باز نہیں آئے۔ اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دے تو میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھا دوں گا جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے پوچھا، وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا، جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی اللّٰہ لا إله إلا هو الحي القيوم پوری پڑھ لیا کرو۔

ایک نگراں فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر تمہاری حفاظت کرتا رہے گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے پاس کبھی نہیں آ سکے گا۔ اس مرتبہ بھی پھر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا، گذشتہ رات تمہارے قیدی نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا۔ اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟

میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا تھا کہ جب بستر پر لیٹو تو آیت الکرسی پڑھ لو، شروع اللّٰہ لا إله إلا هو الحي القيوم سے آخر تک۔ اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر (اس کے پڑھنے سے) ایک نگراں فرشتہ مقرر رہے گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آ سکے گا۔ صحابہ خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا۔ لیکن تم سے یہ بات سچ کہہ گیا ہے۔

☆ وہ شیطان تھا۔

﴿فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا إِنَّه قَدْ صَدَقَكَ، وهو كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَن تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيطانٌ.﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس سے تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔“

☆ وضاحت: اس حدیث سے پتا چلا کہ صدقہ فطر اجتماعی طور پر اکٹھا کر کے تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ تین دن تک شیطان آتا رہا۔ اس کا مطلب ہے کہ عید سے تین چار دن پہلے صدقہ فطر ادا کیا جا سکتا ہے۔

☆ صدقہ فطر کی مقدار۔

صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع کا وزن تقریبا اڑھائی کلو بنتا ہے۔ اگر جنس یعنی گندم وغیرہ سے صدقہ فطر ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔ البتہ علماء کا فتوی ہے کہ اس کی قیمت بھی دے سکتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆☆